خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

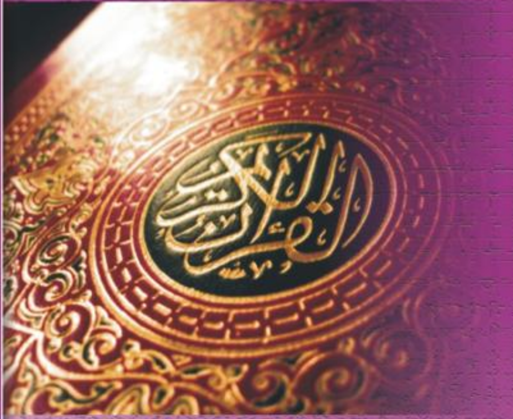

بائیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

بائیسواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿﴾ (الاحزاب:۳۲)

آیات ۳۲ تا ۳۴

خواتین کے لیے ہدایات

اِن آیات میں ازواجِ مطہراتؓ کو اُن کا خصوصی مقام یاد دلا کر اہم ہدایات دی جارہی ہیں۔ ازواجِ مطہراتؓ امت کی تمام خواتین کے لیے ایک نمونہ ہیں لہٰذا اُن کے توسط سے یہ ہدایات تمام مسلمان خواتین کے لیے ہیں۔ یہ ہدایات درجِ ذیل ہیں:

i- نامحرم سے گفتگو کی ضرورت پڑ جائے تو لہجہ میں نرمی سے اجتناب کیا جائے اور صرف وہی بات کی جائے جو ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لہجہ کی نرمی سے کسی کا دل خاتون کی طرف مائل ہو جائے۔

ii- پورے وقار کے ساتھ گھر کی چار دیواری میں رہا جائے اور انتہائی ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلا جائے۔

iii- باہر نکلنے کی صورت میں شرم وحیا اور پردے کا پورا اہتمام کیا جائے اور دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت کی نمائش نہ کی جائے۔

iv- باقاعدگی سے نماز ادا کی جائے۔

v- شرعی قواعد وضوابط کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے۔

vi- زندگی کے ہر معاملے میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔

vii- قرآن وحدیث کی تعلیمات کو یاد رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

آیت ۳۵

مردوں اور خواتین کے لیے دس پسندیدہ اوصاف

اِس آیت میں مردوں اور خواتین کے لیے دس پسندیدہ اوصاف کا بیان ہے:

i- شریعت کے ہر حکم کے سامنے سر جھکانا۔

ii- دل کی سچائی سے ایمان لانا۔

iii- عاجزی سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کی تابعداری کرنا۔

iv- نہ صرف قول بلکہ کردار سے سچائی کی مثال قائم کرنا۔

v- ذاتی عمل میں استقامت، حق کی راہ کی مشکلات اور حادثات پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا۔

vi- ہر وقت اللہ کے لیے عاجزی اختیار کیے رہنا۔

vii- اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنا۔

viii- اللہ کی رضا کے حصول کے لیے روزے رکھنا۔

ix- اپنی عصمت و عفت کی حفاظت اور جنسی اعتبار سے پاکیزگی کا اہتمام کرنا۔

x- کثرت سے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا۔

آیت کے آخر میں مذکورہ بالا اوصاف کے حاملین کو گناہوں کی بخشش اور شاندار اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

آیت ۳۶

حقیقی مومن اور حقیقی مومنہ کا طرزِ عمل

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ حقیقی مومن اور حقیقی مومنہ وہ ہیں کہ جیسے ہی اُن کے علم میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا حکم آتا ہے وہ اُس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ وہ اِس حکم سے سرتابی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے وہ درحقیقت اپنی کھلی گمراہی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اللہ ہمیں اِس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۷ تا ۳۹

منہ بولے بیٹے کی بیوی، بہو نہیں ہے

یہ آیات دورِ جاہلیت کی ایک گمراہی کی اصلاح کر رہی ہیں۔ دورِ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا اور اُس کی بیوی کو حقیقی بہو سمجھا جاتا تھا۔ اگر کسی شخص کا منہ بولا بیٹا اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا اُس کی بیوی بیوہ ہو جائے تو وہ شخص اُس خاتون سے نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ قرآن اِس روایت کو توڑنا چاہتا تھا۔ اِن آیات نے واضح کر دیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے اور نہ اُس کی بیوی بہو ہے۔ لہٰذا مطلقہ یا بیوہ ہونے کی صورت میں اُس سے نکاح کرنا جائز ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ جب سورۂ احزاب کی آیت ۴ میں اِس کی ممانعت آئی تو آپ ﷺ نے اُن سے یہ رشتہ ختم کیا اور اُن کی دلجوئی کے لیے اپنے خاندان کی ایک خاتون یعنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ بنت جحش کا اُن سے نکاح کر دیا۔ اُن دونوں میں موافقت پیدا نہ ہو سکی اور نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔ حضرت زینبؓ اِس نکاح پر راضی نہ تھیں لیکن اُنہوں نے نبی ﷺ کی خواہش کے سامنے سر جھکا دیا تھا۔ اب طلاق کا معاملہ اُن کے لیے باعثِ دکھ تھا۔ اُن کی دلجوئی کی یہی صورت تھی کہ نبی ﷺ خود اُن سے نکاح کریں۔ لیکن اِس معاملے میں عرب کی مذکورہ بالا روایت آڑے آ رہی تھی۔ اِس روایت پر ضربِ کاری لگانے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ حضرت زینبؓ سے نکاح کریں۔ ورنہ یہ روایت کبھی ختم نہ ہوتی۔ اِس لیے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، جو آ کر اِس روایت کو ختم کرتا۔ بلاشبہ لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت کا اندیشہ تھا۔ لیکن اللہ نے نبی ﷺ کو متوجہ کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔ وہ لوگوں کے ڈر کی وجہ سے کسی جائز کام کو ترک نہیں کرتے۔ آپ ﷺ لوگوں کی اصلاح کے لیے آئے ہیں۔ لہٰذا حضرت زینبؓ سے نکاح کر کے ثابت کر دیں کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اور اُس کی بیوی حقیقی بہو نہیں۔

آیت ۴۰

حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں

یہ آیت نبی اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ بیان کر رہی ہے۔ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا نہیں۔ آپ ﷺ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نبوت کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور مکار ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِىٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ (سنن الترمذی)

”بے شک میری امت میں تیس جھوٹے مکار آئیں گے۔ اُن میں سے ہر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا“۔

آیات ۴۱ تا ۴۴

اللہ کا خوب ذکر کرو

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ کا کثرت سے ذکر کریں اور صبح و شام اُس کی تسبیح میں مشغول رہیں۔ اللہ کے مومنوں پر بے شمار احسانات ہیں۔ وہ ہر وقت اُن پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ اُس کے فرشتے بھی مومنوں کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں۔ دنیا میں اللہ مومنوں کو اپنے خصوصی فضل سے گمراہیوں کے اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف لاتا رہتا ہے اور آخرت میں اُنہیں سلامتی کا تحفہ اور شرف و اکرام والا اجر عطا فرمائے گا۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُس کے عظیم احسانات کا شکر ادا کر سکیں۔ آمین!

آیات ۴۵ تا ۴۶

نبی اکرم ﷺ کی خصوصی شان

یہ آیات عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے درج ذیل مظاہر بیان کر رہی ہیں:

i- نبی اکرم ﷺ گواہ ہیں یعنی روزِ قیامت آپ ﷺ اللہ کی طرف سے امت کے بارے

میں گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اُن تک اللہ کا دین پہنچانے کا حق ادا فرما دیا تھا۔

ii- آپ ﷺ اعمالِ صالحہ کے حوالے سے بہترین اجر کی بشارت دینے والے ہیں۔

iii- آپ ﷺ نافرمانیوں کے حوالے سے برے عذاب سے خبردار کرنے والے ہیں۔

iv- آپ ﷺ نوعِ انسانی کو اللہ کی طرف بلانے والے ہیں۔

v- آپ ﷺ اپنی ذاتِ مبارکہ میں ایک ایسا روشن چراغ ہیں جو بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ اور سیدھی راہ پر چلنے والوں کو اعلیٰ سعادتوں کی منزل دکھانے والا ہے۔

آیات ۴۷ تا ۴۸

نبی ﷺ کا معاملہ بندوں کے ساتھ

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ مومن بندوں کو اللہ کی طرف سے بہت بڑے انعام کی خوشخبری سنا دیں۔ اِس کے برعکس کافروں اور منافقوں کے دباؤ کو قبول نہ کریں اور نہ ہی اُن کی گستاخیوں اور شرارتوں سے رنجیدہ ہوں۔ اللہ پر بھروسہ کر کے حق کے مشن کو استقامت سے جاری وساری رکھیں۔ اللہ بہترین کارساز ہے۔ وہ ضرور گستاخوں کو رسوا کرے گا اور اپنے نبی ﷺ کو عظیم کامیابیوں سے سرفراز فرمائے گا۔

آیت ۴۹

رخصتی سے پہلے طلاق کے بارے میں حکم

اگر ایک خاتون کو اُس کا شوہر رخصتی سے پہلے طلاق دے دے تو وہ بغیر عدت کے کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ عدت کی حکمت یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والے شخص سے کوئی اولاد ہونے والی ہے تو وہ ظاہر ہو جائے۔ جب رخصتی نہیں ہوئی تو اولاد کے ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو رخصتی سے قبل طلاق دی جا رہی ہو تو شوہر کا اخلاقی فرض ہے کہ کچھ نہ کچھ دے کر اور خوبصورتی سے علیحدگی کے معاملہ کو انجام دے۔

آیات ۵۰ تا ۵۲

نبی اکرم ﷺ کے لیے خصوصی معاشرتی احکامات

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ایسے احکامات دیے گئے جو آپ ﷺ کے لیے خاص ہیں اور اُن کا دیگر اہلِ ایمان پر اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ احکامات درج ذیل ہیں:

i- آپ ﷺ چار سے زائد نکاح بھی کر سکتے ہیں۔

ii- آپ ﷺ کسی خاتون سے بغیر مہر ادا کیے بھی نکاح کر سکتے ہیں۔

iii- آپ ﷺ پر ازواجِ مطہراتؓ کے درمیان عدل کرنا واجب نہیں۔

iv- ایک مستند روایت کے مطابق آپ ﷺ نے گیارہ نکاح کیے۔ اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید نکاح کرنے سے منع فرما دیا۔

آیات ۵۳ تا ۵۴

پردہ کا حکم

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کے گھر کے حوالے سے درجِ ذیل احکامات دیے گئے:

i- نبی اکرم ﷺ کے گھر میں بلا اجازت کوئی داخل نہ ہو۔

ii- جب نبی اکرم ﷺ کھانے کے لیے دعوت دیں تو اُن کے گھر میں داخل ہوا جائے اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی واپسی کی راہ لی جائے تاکہ نبی اکرم ﷺ اپنے وقت کا مفید استعمال کر سکیں۔

iii- ازواجِ مطہراتؓ سے کوئی شے مانگنی ہو یا کوئی بات دریافت کرنی ہو تو پردہ کی اوٹ سے ایسا کیا جائے۔

iv- ازواجِ مطہراتؓ امت کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں لہٰذا نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد اُن سے کسی اور مرد کا نکاح ممنوع قرار دے دیا گیا۔

بعد ازاں سورۂ نور میں گھر میں داخلہ کے لیے صاحبِ خانہ کی اجازت کا حکم تمام گھروں کے لیے جاری کر دیا گیا۔ اِسی طرح پردے کا حکم بھی تمام خواتین کے لیے نافذ کر دیا گیا۔

آیت ۵۵

محرم مردوں سے پردہ نہیں ہے

اِس آیت میں محرم، مرد رشتہ داروں کا ذکر ہے۔ وہ رشتہ دار جن سے ایک خاتون کا کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ وضاحت کردی گئی کہ محرم مردوں سے ایک خاتون کا پردہ نہیں یعنی صرف اُن کے سامنے وہ خاتون کھلے چہرہ کے ساتھ آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو محرم اور نامحرم کی تمیز کرتے ہوئے پردہ کے احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۶

عظمتِ نبیٔ مکرم ...... صلی اللہ علیہ وسلم

یہ آیت اعلان کررہی ہے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہر وقت اپنے حبیب ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرماتا رہتا ہے۔ تمام فرشتے بھی آپ ﷺ کے حق میں دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی نبی مکرم ﷺ کے لیے درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرتے رہیں اور اُن کے حق میں اِس طرح سے سلامتی کی دعائیں کریں جیسا کہ دعا کرنے کا حق ہے۔ آپ ﷺ پر درودو سلام بھیج کر ہم آپ ﷺ کی شان میں ذرّہ برابر بھی اضافہ نہیں کرسکتے۔ آپ ﷺ کی شان تو پہلے ہی انتہائی بلند ہے۔ آپ ﷺ پر درودوسلام بھیجنا دراصل ہمارے لیے ہی سعادتوں اور برکات کا ذریعہ ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اللہ فرماتا ہے:

مَنْ صَلَّی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا (مسندِ احمد)

”جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا، اُس کے دس گناہ معاف کردے گا، اُس کے دس درجے بلند کردے گا اور اُس پر بھی دُرود جیسی رحمت بھیجے گا“۔

آیات ۵۷ تا ۵۸

گستاخانِ رسول ﷺ پر اللہ لعنت فرماتا ہے

اِن آیات میں اُن بدبختوں کے لیے وعید ہے جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی شان میں

بے ادبی اور گستاخی کا جرم کرتے ہیں۔جس طرح اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے اِسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی دراصل اللہ کی شان میں گستاخی ہے۔ایسے گستاخوں پر نہ صرف دنیا میں اللہ کی لعنت ہے بلکہ وہ آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیش کی لعنت کا سامنا کریں گے۔ گستاخِ رسول دنیا میں تو واجب القتل ہے ہی، وہ آخرت کی ابدی زندگی میں بھی مسلسل ذلت آمیز عذاب کا شکار ہوگا۔ اِسی طرح جولوگ سچے اہلِ ایمان کو دکھ دیتے ہیں وہ بھی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ایسے لوگوں نے بھی اگرتوبہ نہ کی تو برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

آیت ۵۹

چہرے کے پردہ کا حکم

اِس آیت میں ازواجِ مطہراتؓ، نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیوں اور تمام مسلمان خواتین کوحکم دیا گیا کہ وہ اپنی چادر کا ایک حصہ چہرہ پر لٹکا لیا کریں۔ چہرہ کا پردہ اِس بات کی علامت ہے کہ ایسا کرنے والی خاتون نیک سیرت اور پاکباز ہے۔اللہ ہماری تمام بہنوں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس آیت کے ذیل میں حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے چہرہ کے پردہ کی صورت اِس طرح واضح فرمائی:

''اللہ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپا لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں''۔

آیات ۶۰ تا ۶۲

گستاخانِ رسول ﷺ کی سزا موت ہے

اِن آیات میں اُن منافقین کے لیے آخری دھمکی ہے جو حضرت زینبؓ کے ساتھ آپ ﷺ کے نکاح کے حوالے سے یا آپ ﷺ کے چار سے زائد نکاحوں کے بارے میں اعتراضات کر کے مدینہ میں آپ ﷺ کے خلاف ایک فضا بنانے کی سازش کر رہے تھے۔اُنہیں خبردار کیا گیا کہ اگر وہ اپنی اِس مذموم حرکت سے باز نہ آئے تو اُن کے گرد گھیرا تنگ کر دیا جائے گا اور وہ

مدینہ سے فرار پر مجبور ہو جائیں گے۔ گستاخانِ رسول اِسی قابل ہیں کہ اُن پر لعنت ملامت کی جائے اور آخر کار اُنہیں قتل کر کے اُن کی لاشوں کے ٹکڑے کر دیے جائیں۔ گستاخانِ انبیاءؑ کے حوالے سے اللہ کا دستور ہمیشہ سے یہی ہے۔ اللہ کا یہ دستور ہر گز تبدیل نہ ہوگا۔

آیات ۶۳ تا ۶۵

صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی

لوگ اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کرتے تھے کہ قیامت کب واقع ہوگی؟ اللہ نے آپ ﷺ کو تلقین کی کہ لوگوں کو آگاہ کر دیں کہ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ البتہ اُس روز انکار کرنے والوں کا برا انجام ہوگا۔ وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہوں گے، دہکتی ہوئی آگ میں ہمیشہ کے لیے جلتے رہیں گے اور کوئی اُن کا دوست یا مددگار نہ ہوگا۔

آیات ۶۶ تا ۶۸

دنیادار قائدین کی پیروی کا برا انجام

روزِ قیامت جب مجرموں کے چہروں کو جہنم کی آگ میں الٹا پلٹا جائے گا تو حسرت سے فریاد کریں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہوتی۔ ہم نے دنیا دار بزرگوں اور قائدین کی پیروی کی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیے رکھا۔ اے اللہ اِن گمراہ کرنے والوں پر خوب لعنت فرما اور اُنہیں بڑھتے چڑھتے عذاب سے دوچار فرما۔

اللہ ہمیں گمراہ مذہبی پیشواؤں، دنیا دار سیاسی قائدین اور دین سے دور آباء و اجداد کی پیروی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۶۹

اللہ کے رسول ﷺ کو مت ستاؤ

یہ آیت اہلِ ایمان کو نصیحت کر رہی ہے کہ کوئی ایسی بات یا ایسا کام نہ کرو جس سے اللہ کے رسول ﷺ کو دکھ پہنچے۔ ماضی میں بنی اسرائیل نے یہی جرم حضرت موسیٰؑ کے حوالے سے کیا۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو سرخرو کیا اور وہ باعزت مقام پر فائز ہوئے۔ البتہ اُنہیں دکھ

دینے والے ذلیل ورسوا ہوکر نشانِ عبرت بن گئے۔

آیات ۷۰ تا ۷۱

زبان کی حفاظت سے کئی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں

اِن آیات میں اہل ایمان کوتلقین کی گئی کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کریں۔خاص طور پر زبان کی حفاظت کریں۔زبان کی حفاظت اُن کے اعمال کوسنوارتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی بھلائی کا وہ راستہ ہے جو عظیم کامیابیوں تک لے جاتا ہے۔اللہ ہمیں اِس راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیات ۷۲ تا ۷۳

انسانوں پر ایک امانت کی ذمہ داری

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ اللہ نے ایک امانت کا بوجھ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر ڈالا۔وہ سب اِس امانت کے بوجھ سے خوف زدہ ہوگئے اور یہ بوجھ اٹھانے سے انکار کرنے لگے۔ البتہ انسان نے اُس بوجھ کو اٹھالیا۔وہ بڑا ہی ناانصاف اور نادان تھا ۔

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعہ ٔ فال بنامِ من دیوانہ زند

یہ امانت کیا ہے؟ اِس حوالے سے مختلف آراء ہیں۔غور کیا جائے کہ وہ کیا شے ہے جو انسان میں ہے اور باقی مخلوقات میں نہیں۔غالبًا یہ ہی شے وہ امانت ہے جس کا اِن آیات میں ذکر ہے۔یہ شے ہے اللہ کی روح جو انسان میں پھونکی گئی۔بقول اقبال ۔

اِس پیکر خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

اور

ہے ذوقِ تجلی بھی اِسی خاک میں پنہاں
غافل تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے

اِس روح کے بغیر انسان نرا حیوان ہے اور واقعی ناانصاف و نادان ہے۔انسان کے وجود میں

اِس روح کا مسکن دل ہے۔ بقول اقبال ؎

خودی کا نشیمن تیرے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے

وحی کا نزول اللہ کی یہ روح ہی برداشت کرسکتی تھی۔ اِسی لیے قرآن اللہ کے رسول ﷺ کے دل پرنازل ہوتا تھا۔ سورہ شعراء آیات ۱۹۳اور۱۹۴میں بیان ہوا:

نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ ﴿﴾ عَلٰى قَلۡبِكَ لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ ﴿﴾

''اِس قرآن کو لے کر اترے ہیں حضرت روح الامین ؑ آپ ﷺ کے دل پرتا کہ آپ ﷺ ہو جائیں خبردار کرنے والے''۔

گویا روح الامین وحی لاتے تھے اور روح محمدی ﷺ اِسے وصول کرتی تھی ؎

نغمہ وہی ہے نغمہ کہ جس کو
روح سنے اور روح سنائے

اِن حقائق کو اللہ کے رسول ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

اَنَّ الۡاَمَانَةَ نَزَلَتۡ فِی جَذۡرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوۡا مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوۡا مِنَ السُّنَّةِ (صحیح البخاری)

''بے شک امانت انسانوں کے قلوب کی گہرائیوں میں نازل کی گئی پھر اُنہوں نے قرآن سیکھا، پھر سنت سیکھی''۔

قرآن کے آنے کے بعد انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے:

- i قرآن کی تعلیمات پر ایمان لانے والے جنہیں اللہ بھرپور اجر عطا فرمائے گا۔
- ii قرآن کی تعلیمات کا کھلم کھلا انکار کرنے والے کافر اور مشرک جنہیں اللہ عذاب دے گا۔
- iii ایمان اور کفر کے درمیان کی روش اختیار کرنے والے یعنی منافق جو جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں شدید ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اللہ ہمیں اپنی امانت یعنی روحِ ربانی کی حفاظت کرنے اور کلام ربانی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ سبا

شرک کی زوردار نفی

اِس سورۂ مبارکہ میں توحیدِ باری تعالیٰ کا بیان اور شرک کی زوردار نفی کا مضمون بڑے تاکیدی اسلوب میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱تا۹	عظمت وقدرتِ باری تعالیٰ
- آیات ۱۰تا۱۴	حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ پر عنایات باری تعالیٰ
- آیات ۱۵تا۲۱	قومِ سبا کی ناشکری
- آیات ۲۲تا۳۰	مشرکین کی گمراہیوں کی زوردار نفی
- آیات ۳۱تا۳۳	گمراہ قائدین کی پیروی کا حسرتناک انجام
- آیات ۳۴تا۳۹	مالداروں کی گمراہی کی اصلاح
- آیات ۴۰تا۵۴	شرک کرنے والوں پر اتمامِ حجت

آیات ۱ تا ۲

عظمتِ باری تعالیٰ

یہ آیات اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی یہ شان بیان کررہی ہیں کہ اِس دنیا میں کائنات کی ہر شے اللہ کی حمد میں مشغول ہے۔ آخرت میں اللہ کی حمد کا یہ ترانہ اور زیادہ زوروشور سے جاری ہوگا۔ اللہ کی ہر تخلیق اور ہر فیصلہ میں حکمت ہے اور اُسے ہر شے اور اُس کے ہر عمل کی خبر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کیا شے زمین میں داخل ہوتی ہے اور کیا اُس سے برآمد ہوتی ہے۔ کیا کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور کیا کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے۔ انسانوں کے اعمال کی تفصیل بھی اللہ تک پہنچتی ہے لیکن وہ غفورورحیم ہے اور بندوں کی اکثر خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے۔

آیات ۳ تا ۶

ظہورِ قیامت......قدرتِ باری تعالیٰ کا مظہر

کفار دعویٰ کرتے ہیں کہ نہ قیامت آئے گی اور نہ ہی حساب کتاب ہوگا۔ اِن آیات میں بڑے تاکیدی اسلوب سے جواب دیا گیا کہ قیامت برپا ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون کیا عمل کر رہا ہے۔ کائنات میں ہر چھوٹی بڑی شے اور عمل اُس کے علم میں ہے۔ اپنے اِس علم کی بنیاد پر وہ نیک بندوں کو بخشش اور عزت والے رزق سے نوازے گا۔ اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں وہ اُنہیں بدترین عذاب سے دوچار کرے گا۔ اُس وقت علم الیقین رکھنے والوں کو عین الیقین حاصل ہو جائے گا کہ اللہ کی کتاب کی ہر بات برحق ہے اور یہی کتاب ہے جس نے اللہ کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کی ہے۔

آیات ۷ تا ۹

آخرت کا انکار کرنے والوں کے لیے دھمکی

جب نبی اکرم ﷺ مشرکینِ مکہ کو خبردار کرتے تھے کہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے، آپ ﷺ کی دی ہوئی خبر کو جھوٹ قرار دیتے اور پاگل کہہ کر آپ ﷺ کی توہین کرتے۔ اللہ نے اِن گستاخوں کے گمراہ ہونے اور عذاب کا شکار ہونے کی خبر دی۔ مزید یہ کہ اُنہیں دھمکی دی کہ اگر وہ اپنی گستاخیوں سے باز نہ آئے تو اللہ فوری طور پر اُنہیں زمین میں دھنسا دے گا یا آسمان کو ٹکڑے کر کے اُن پر گرا دے گا۔ اللہ کے اس جلالی اندازِ بیان میں باضمیر لوگوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

حضرت داؤدؑ پر اللہ کا فضل

اِن دو آیات میں اللہ کی حضرت داؤدؑ پر عنایات کا ذکر ہے۔ اللہ نے اُن کے حمد کے ترانوں میں بلا کی تاثیر پیدا فرما دی تھی۔ جب وہ حمد کے ترانے پڑھتے تو پہاڑ بھی اللہ کے حکم سے وجد میں آ کر اُن کے ساتھ شریکِ حمد ہو جاتے۔ اُڑتے ہوئے پرندے بھی سرور و کیف کے ساتھ

اُن کی آواز میں آواز ملاتے۔ اللہ نے لوہے جیسی سخت دھات کو اُن کے ہاتھ میں نرم کر دیا۔ وہ جس طرح چاہتے اُسے مطلوبہ شکل میں ڈھال کر جنگی ضرورت کے لیے ہتھیار اور خاص طور پر زرہیں بناتے۔ ایسی زرہیں جو جسم کی حفاظت تو کرتی تھیں لیکن اُن کے جوڑ مجاہد کی حرکت میں رکاوٹ نہ بنتے تھے۔ یہ عنایات اللہ نے اِس لیے کیں تاکہ حضرت داوٗدؑ، اللہ کی حمد بھی کرتے رہیں اور اُس کی حکمرانی کے نفاذ کے لیے جہاد بھی جاری رکھیں۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

حضرت سلیمانؑ پر اللہ کی عنایات

یہ آیات حضرت سلیمانؑ پر اللہ کی درج ذیل عنایات بیان کر رہی ہیں:

i- اللہ نے ہوا کو اُن کے تابع کر دیا تھا۔ وہ اُن کے حکم کے مطابق چلتی تھی۔ ہوا کے دوش پر اُن کا تخت آدھے دن میں اتنی مسافت طے کرتا تھا جتنی مسافت لوگ عام سواریوں پر ایک ماہ میں طے کر پاتے تھے۔

ii- اللہ نے اُن کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا ایک چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اُس کے ذریعہ وہ تانبے کی کئی مصنوعات بناتے تھے۔

iii- انتہائی طاقتور جنات اُن کے اختیار میں دے دیے گئے تھے۔ وہ اِن جنات سے عمارات کی تعمیر اور اُن پر نقش و نگاری کا کام لیتے تھے۔ یہ جنات ایسے بڑے بڑے برتن بناتے تھے جن میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر پانی پیتے تھے اور ایسی بڑی بڑی دیگیں بھی جن میں لشکروں کے لیے کھانا تیار ہوتا تھا۔ اللہ نے یہ عنایات حضرت سلیمانؑ پر اِس لیے کیں تاکہ وہ اور اُن کا پورا خاندان اللہ کے دین کی نصرت و نفاذ کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔

آیت ۱۴

حضرت سلیمانؑ کی وفات کا دلچسپ واقعہ

حضرت سلیمانؑ کی وفات اِس حال میں ہوئی کہ وہ اپنے تخت پر کھڑے اُن جنات کی نگرانی کر رہے تھے جو ایک تعمیری کام میں مشغول تھے۔ اُن کا تخت فضا میں معلق تھا اور حضرت

سلیمانؑ اُس پر اپنے عصا کو زمین پر ٹکا کر کھڑے تھے۔ اُن کی اِس حال میں وفات کا کسی کو علم نہ تھا۔ جب دیمک نے اُن کے عصا کی لکڑی کو نیچے سے کھا لیا اور وہ ٹوٹ کر گرا تو حضرت سلیمانؑ کا تخت بھی زمین پر آ رہا۔ جنات افسوس کرنے لگے کہ اگر اُنہیں حضرت سلیمانؑ کی وفات کا علم ہو جاتا تو وہ فرار ہو جاتے اور مشقت والے کام میں لگے رہنے سے بچ جاتے۔ بلاشبہ اللہ کی قدرت کے سامنے ہر مخلوق عاجز و لاچار ہے۔

آیات ۱۵ تا ۱۹

ناشکری کا انجام

اِن آیات میں قومِ سبا کی اللہ تعالیٰ کے دو احسانات کے حوالے سے ناشکری کا ذکر ہے:

i- اللہ نے قومِ سبا کو وسیع و عریض باغات کے دو سلسلے عطا کیے تھے۔ ان باغات میں کثرت سے پھل آتے تھے۔ اللہ کا حکم تھا کہ اِن نعمتوں کو استعمال کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اُنہوں نے ناشکری کی۔ نعمتیں اللہ کی استعمال کیں لیکن اعمال اللہ کی نافرمانی والے کیے۔ اللہ نے ایک سیلاب کے ذریعہ اُن کے باغات اجاڑ دیے۔ اب اُن باغات کی جگہ ایسی جھاڑیاں پیدا ہو گئیں جن کے میوے کڑوے اور انتہائی کم مقدار میں تھے۔ اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ii- تجارتی اعتبار سے اللہ نے قومِ سبا کے لیے بڑی سہولیات فراہم کر دی تھیں۔ یمن سے لے کر فلسطین تک وہ تجارتی سفر کرتے۔ طویل تجارتی شاہراہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایسی بستیاں تھیں جہاں سے وہ خرید و فروخت بھی کرتے، ضروریاتِ زندگی کا سامان بھی حاصل کرتے اور آرام بھی کر لیتے۔ اُنہوں نے ناشکری کرتے ہوئے خواہش کی کہ اُن کے سفر کی منزلیں طویل ہو جائیں تا کہ سفر میں کچھ خطرات (Adventures) کا سامنا ہو۔ خطرات کا سامنا کر کے جب وہ منزل پر پہنچیں گے تو خوب لطف آئے گا۔ اللہ نے اُنہیں ایسی سزا دی کہ تجارتی راستوں پر دوسری قوموں کی اجارہ داری قائم ہو گئی۔ قومِ سبا کو اپنے علاقے چھوڑ کر منتشر ہونا پڑا۔ اُن کے قبیلے مختلف علاقوں میں جا کر آباد ہو گئے اور اب تاریخ میں اُن کا ذکر محض فسانوں کی صورت میں باقی رہ

گیا ہے۔ اللہ ہمیں ناشکری کی روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۱

ابلیس کی بات صحیح ثابت ہوئی

سورۂ اعراف کی آیت ۱۸ میں بیان ہوا کہ ابلیس نے نوعِ انسانی کے خلاف اپنے مذموم عزائم کے اظہار کے بعد اللہ کے سامنے دعویٰ کیا:

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

''اے اللہ تو اِن میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا''۔

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ قومِ سبا کے طرزِ عمل نے ابلیس کے دعویٰ کو سچ ثابت کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ابلیس کو انسانوں کو گمراہ کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ ابلیس کے ذریعہ تو صرف انسانوں کا امتحان ہوتا ہے۔ جو انسان نہیں چاہتے کہ آخرت میں اُن سے اعمال کے بارے میں باز پرس کی جائے وہ خود ہی ابلیس کی ترغیبات کی طرف مائل ہوتے ہیں اور اُس کی پیروی کر کے جہنم کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

آیات ۲۲ تا ۲۳

کیا فرشتے انسانوں کے کام آسکتے ہیں؟

مشرکینِ مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن سے دعائیں کرتے تھے۔ اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ فرشتے اللہ کی عاجز مخلوق ہیں۔ اُن کا آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور کائنات کا نظام چلانے میں کوئی اختیار نہیں۔ اللہ کی اجازت کے بغیر اُن میں سے کسی کی شفاعت فائدہ مند نہ ہوگی۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو اُن پر بھی گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ نے کیا نازل فرمایا۔ اُن کے ساتھی جواب دیتے ہیں کہ اللہ نے حق پر مبنی تعلیمات نازل کی ہیں۔ دانشمندی کا مظہر یہ ہے کہ عاجز مخلوقات کو پکارنے کے بجائے اُس خالق کو پکارا جائے جو پوری طرح سے با اختیار ہے۔

آیات ۲۴ تا ۲۷

معبود وہ ہے جو رزق دیتا ہے

مشرکین سے جب بھی دریافت کیا جاتا ہے کہ آسمانوں اور زمین سے بندوں کو رزق کون عطا کرتا ہے؟ وہ اپنی خاموشی یا اقرار کے ذریعہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ یہ احسان صرف اور صرف اللہ ہی کرتا ہے۔ اب جو شخص محسنِ حقیقی کو ہی معبود مانتا ہو اور ایک دوسرا شخص بے اختیار ہستیوں کو معبود قرار دیتا ہو تو دونوں ہدایت پر نہیں ہو سکتے۔ بلاشبہ ایک ہدایت پر ہے اور دوسرا گمراہی پر۔ عنقریب روزِ قیامت فیصلہ ہو جائے گا کہ کون ہدایت پر تھا اور کون گمراہ تھا۔ مشرکین سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ محسن حقیقی اللہ نے کہاں یہ فہرست دی ہے کہ فلاں فلاں ہستیاں میرے ساتھ اختیارات میں شریک ہیں تو وہ لاجواب ہو جاتے۔ بلاشبہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ وہی زبردست اور عظیم حکمت والا ہے۔

آیت ۲۸

نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں

اللہ نے کئی رسول بھیجے لیکن نبی اکرم ﷺ اپنی تین خصوصیات کی وجہ سے رسولِ کامل ہیں:

i- آپ ﷺ سے پہلے رسول صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے جبکہ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور جنات کی طرف ہے۔

ii- آپ ﷺ سے قبل ہر رسول کی رسالت ایک خاص علاقہ تک محدود تھی۔ آپ ﷺ کی رسالت پورے کرہ ارضی کے لیے ہے۔

iii- آپ ﷺ سے پہلے ہر رسول کی رسالت ایک محدود مدت تک تھی۔ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک جاری وساری رہے گی۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا؟

جب بھی نافرمان قوموں کو اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب کے خطرہ سے ڈرایا گیا تو وہ اپنی

اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوئیں بلکہ پلٹ کر پوچھا کہ بتاؤ عذاب کا یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ اِس طنزیہ سوال کا جواب اُسی لہجہ میں یوں دیا گیا کہ عذاب تو واقع ہو کر رہے گا۔ جب وہ واقع ہوگا تو ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دی جائے گی۔ خیر اِسی میں ہے کہ عذاب کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کر لی جائے اور اللہ کی فرمانبرداری کا راستہ اختیار کیا جائے۔

آیات ۳۱ تا ۳۳

دنیادار قائدین کی پیروی کا انجام

وحی اور رسالت کا انکار کرنے والے بڑے تکبر سے کہتے ہیں کہ نہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ ہی کسی سابقہ آسمانی کتاب کو۔ ایسے گمراہ کن تصورات رکھنے والے خود بھی بھٹکے ہوئے ہیں اور اپنی گفتگو اور تحریروں کے ذریعہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ روزِ قیامت اُن کی پیروی کرنے والے شکوہ کریں گے کہ تم نہ ہوتے تو ہم بھی سیدھی راہ پر چل کر کامیاب ہو جاتے۔ گمراہ کرنے والے پلٹ کر کہیں گے کہ ہمیں تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ تمہارے پاس ہدایت آچکی تھی۔ تم خود جرائم کی لذت کے مزے جاری رکھنا چاہتے تھے اور اِس کے لیے جواز کی تلاش میں تھے۔ پیروی کرنے والے کہیں گے کہ ہرگز نہیں بلکہ تم نئے نئے دلائل پیش کر کے اپنے گمراہ کن نظریات کو ہمارے ذہنوں میں خوب پکا کر رہے تھے۔ شرک کے حق میں ایک سے بڑھ کر ایک جواز پیش کر کے تم ہی نے ہمیں توحید کی طرف آنے سے محروم کر دیا تھا۔ اب وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوں گے لیکن قیامت کے روز یہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی۔ گمراہ کرنے والے قائدین اور اُن کے پیروکار جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔ اللہ ہمیں نیک لوگوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۴ تا ۳۹

اللہ کی قربت مال و اولاد سے نہیں، نیک اعمال سے ملتی ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جب بھی کسی بستی میں کوئی رسول آئے تو بستی کے آسودہ حال لوگوں نے اوّل اوّل اُن کی مخالفت کی۔ دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت کو اللہ کی رضا

حاصل ہونے کی علامت قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہ اللہ کی حکمت ہے کہ کسی کا رزق وسیع کرتا ہے اور کسی کا محدود۔ البتہ اللہ کی قربت مال واولاد سے نہیں، اعمال سے ملتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَاَمۡوَالِکُمۡ وَلٰکِن یَّنۡظُرُ اِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَ اَعۡمَالِکُمۡ (ترمذی)

''بے شک اللہ نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہے نہ مال، البتہ وہ تمہارے دل دیکھتا ہے اور اعمال''۔

جولوگ اللہ کے احکامات کی تبلیغ اور اُن پر عمل میں رکاوٹ ڈالتے ہیں وہ تباہ و برباد ہوں گے۔ جولوگ مال ودولت کو نیکی اور بھلائی کے فروغ کے لیے لگاتے ہیں عنقریب اپنے انفاق کا کئی گنا اَجر پائیں گے۔

آیات ۴۰ تا ۴۲

مشرکین شیطانوں کی عبادت کرتے ہیں

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا مشرکین تمہیں خدا کی بیٹیاں قرار دے کر تمہاری عبادت کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔ گویا عبادت سے مراد ہے دلی آمادگی سے کسی کی اطاعت کرنا۔ شیطانوں نے مشرکین کو مشرکانہ تصورات سکھائے اور اُنہوں نے یہ تصورات قبول کر کے شرک جیسے سنگین جرم کا ارتکاب کیا۔ مشرکین کو پورا یقین تھا کہ فرشتے روزِ قیامت اللہ کے ہاں اُن کی سفارش کریں گے لیکن اب معاملہ برعکس ہوگا۔ فرشتے اُن سے اعلانِ بیزاری کریں گے اور اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ اب چکھو اپنے شرک اور بداعمالیوں کا مزہ۔ اے اللہ! ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۴۳ تا ۴۵

شرک کرنے والوں کی ہٹ دھرمی

کفار کے سامنے جب ایسی واضح آیات بیان کی جاتی ہیں جو توحید کی سچائی اور شرک کی گمراہی

کو اچھی طرح ثابت کر رہی ہوتی ہیں تو وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

i- رسول محض ہماری طرح کے ایک انسان ہیں جو ہمیں اُن معبودوں کی بندگی سے روکنا چاہتے ہیں جن کی بندگی ہمارے آباءواجداد کرتے چلے آئے ہیں۔

ii- رسول کی تعلیمات اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔ یہ اُن کے خودساختہ تصورات ہیں۔

iii- رسول کی تعلیمات دراصل ایک کھلا جادو ہیں جنھوں نے کئی انسانوں کی سوچ اور عمل کو بالکل ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔

اِس ہٹ دھرمی کے جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رسول کی دعوت پر تبصرے اپنی سوچ سے کر رہے ہیں۔ اُن کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں جس کی بنیاد پر وہ اپنے اعتراضات پیش کر رہے ہوں۔ ہر رسول کے ساتھ ہٹ دھرمی کرنے والوں نے ایسا ہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ ماضی میں یہ جرم کرنے والے انتہائی طاقتور تھے لیکن اللہ کی پکڑ نے آخرکار اُنہیں نیست و نابود کر دیا۔ مکہ والوں کی طاقت تو سابقہ مجرموں کی طاقت کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔ اگر یہ حضرت محمد ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات کو جھٹلائیں گے تو اُن کا بھی برا انجام ہوگا۔

آیات ۴۶ تا ۵۰

سمجھانے کا دلسوز اسلوب

ان آیات میں مشرکین مکہ کو بڑی دل سوزی کے ساتھ دعوت دی گئی کہ وہ غور کریں:

i- نبی اکرم ﷺ ہرگز کوئی مجنوں نہیں ہیں۔ کیا کوئی مجنوں اتنے اعلیٰ اخلاق کردار کا حامل ہوسکتا ہے۔

ii- نبی اکرم ﷺ تمہارے خیر خواہ ہیں جو تمہیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

iii- نبی اکرم ﷺ کی دعوت بے غرض ہے۔ وہ تم سے کوئی نذرانہ یا بدلہ نہیں مانگ رہے۔

iv- نبی اکرم ﷺ تمہارے سامنے ایسا حق بیان کر رہے ہیں جس کی صداقت کی گواہی تمہارے دل بھی دے رہے ہیں۔ اللہ غیب کا عالم ہے اور وہ جانتا ہے کہ تمہارا باطن حق کو تسلیم کر رہا ہے۔

v- حق نے آ کر واضح کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا دیگر معبود باطل ہیں۔ وہ نہ کوئی شے پیدا کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کے ختم ہونے کے بعد اسے دوبارہ وجود میں لا سکتے ہیں۔ معبودِ حقیقی اشیاء پیدا کرتا ہے، مخلوقات اُنہیں استعمال کر کے ختم کرتی ہیں اور معبودِ حقیقی اُنہیں دوبارہ وجود میں لے آتا ہے۔

vi- نبی اکرم ﷺ صاف صاف عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر میں بالفرض سیدھی راہ پر نہیں تو اِس میں میرے نفس کا قصور ہے۔ اِس کے برعکس اگر میں ہدایت پر ہوں (جس کی گواہی تمہارے دل بھی دے رہے ہیں) تو یہ اللہ کی عطا کردہ وحی کا فیض ہے۔

افسوس ہے کہ اتنی واضح نصیحتیں آنے کے باوجود لوگ حق کو قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۱ تا ۵۴

عذاب آنے کے بعد توبہ قبول نہ ہوگی

اِن آیات میں حق کا انکار کرنے والوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ ڈرو اُس وقت سے جب اللہ کی طرف سے کوئی آفت اچانک تمہیں آ گھیرے گی۔ اُس وقت تم لرزتے ہوئے اقرار کرو گے کہ ہم نے حق قبول کر لیا۔ لیکن اُس وقت حق کی قبولیت اور اُس کا ساتھ دینے کا وقت گزر چکا ہو گا۔ پھر تمہیں اُن نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا جو نفسِ انسانی کو مرغوب ہیں۔ تمہارا حشر وہی ہوگا جو اُن مجرموں کا ہوا جو ماضی میں گزرے ہیں۔

سورۂ فاطر

عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور رحمت کے کئی مظاہر بڑے مؤثر اسلوب سے بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۷ عظمت وقدرتِ باری تعالیٰ

- آیات ۱۸ تا ۲۶ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی
- آیات ۲۷ تا ۳۱ اللہ کے مادی وروحانی احسانات
- آیات ۳۲ تا ۳۷ شکر گزاری اور ناشکری کا انجام
- آیات ۳۸ تا ۴۵ عظمت وقدرتِ باری تعالیٰ

آیات ۱ تا ۴

اللہ کی قدرت کے مظاہر

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے درجِ ذیل مظاہر کا ذکر ہے:

i- تمام آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ ہے۔

ii- اللہ نے فرشتوں جیسی عظیم مخلوق پیدا فرمائی۔ اُن میں سے بعض کے دو، بعض کے تین اور بعض کے چار پر ہیں۔

iii- اللہ اپنی تخلیق میں جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرماتا رہتا ہے کیونکہ وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

iv- اللہ بندوں کے لیے اگر اپنی رحمت کا فیض جاری فرمادے تو اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔

v- اللہ اگر بندوں پر اپنی رحمت کا دروازہ بند کردے تو اُسے کوئی کھول نہیں سکتا۔

vi- اللہ ہی ہے جو ہر شے کا خالق ہے اور جملہ مخلوقات کے لیے آسمان وزمین سے رزق پیدا فرماتا ہے۔

بلاشبہ معبودِ حقیقی صرف اللہ ہے۔ البتہ مذکورہ بالا حقائق سامنے آنے کے باوجود کچھ ایسے بدبخت ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے پیش کی جانے والی توحید کی دعوت کو جھٹلا رہے ہیں ۔آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں بھی رسولوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ آپ ﷺ غمگین نہ ہوں۔عنقریب (روزِ قیامت) اللہ تمام معاملات کا فیصلہ فرمادے گا۔

آیات ۵ تا ۷

دنیا اور شیطان کے فریب سے بچو

یہ آیات تمام انسانوں کو خبردار کررہی ہیں کہ وہ دنیا کی زندگی کی رعنائیوں میں کھوکر آخرت کو نہ

بھول جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اللہ کی رحمت کا احساس دلا کر انسان کو گناہوں پر جری اور بے باک کر دے۔ بلاشبہ اللہ رحیم وغفور ہے لیکن وہ نافرمانیوں پر سزا دینے والا بھی ہے۔ اُس نے شریعت اِس لیے دی ہے کہ اِس پر عمل ہو۔ لہٰذا شریعت پر عمل کرنے والے اور شریعت کو ترک کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ شیطان خود تو جہنم میں جائے گا، وہ اِس کوشش میں ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ برباد کر دے۔ وہ انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔ اُس کی پیروی کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ اِس کے برعکس جن لوگوں نے شیطان کی ترغیبات کو ٹھکرا کر شریعت کی پابندیوں کو اختیار کیا اُن کے لیے بخشش اور بہت بڑے اجر کی بشارت ہے۔

آیت ۸

بدنصیبی کی انتہا...... برائی پر فخر کرنا

ایک انسان کی بدنصیبی اور محرومی کا آخری درجہ ہے کہ اُس کا ضمیر مردہ ہو جائے اور وہ برائی پر ندامت کے بجائے فخر کرے۔ ایسا شخص توبہ اور اصلاح سے محروم ہو جاتا ہے اور اللہ اُسے ہدایت نہیں دیتا۔ بلاشبہ ہدایت کل کی کل اللہ کی توفیق سے ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ وہ برائیوں پر جری ہونے والوں کی محرومی پر حسرت نہ کریں۔ اللہ ہر شخص کی نیت سے واقف ہے اور بہتر جانتا ہے کہ کسے محروم رکھنا ہے اور کسے سعادت دینی ہے؟

آیت ۹

زمین کو زندہ کرنے والا تمہیں بھی زندہ کرے گا

اللہ کی ایک شان یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کے ذریعہ بھاری بھاری بادل اٹھا کر لاتا ہے۔ پھر اُن بادلوں کو ایک مردہ زمین پر برسا دیتا ہے۔ بارش سے مردہ زمین زندہ اور سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے۔ جو اللہ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ روزِ قیامت تمام انسانوں کو بھی زندہ کرے گا۔

آیت ۱۰

عزت قرآن کے ذریعہ ملے گی

عزت کل کی کل اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو عزت حاصل کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ اللہ کا عطا

کردہ پاکیزہ نظریہ قبول کرے اور اِس نظریہ کی سربلندی کے لیے بھرپور جدوجہد کرے۔ اللہ کا عطا کردہ پاکیزہ نظریہ قرآنِ حکیم ہے۔ اگر قرآنِ حکیم کو سمجھا جائے، اُس پر عمل کیا جائے، اُس کی دعوت کو پھیلایا جائے اور اُس کی تعلیمات کے نفاذ کے لیے تن من دھن لگایا جائے تو اللہ ایسا کرنے والے سعادت مندوں کو ضرور سرخرو فرمائے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِھٰذَاالْکِتَابِ اَقْوَامًاوَّ یَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ (مسلم)

"بے شک اللہ اِس کتاب (قرآن) کے ذریعہ قوموں کو عروج دے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے پست کر دے گا"۔

اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کی کتاب کی ناقدری کرتے ہیں اور اُس کی تعلیمات کو جاری وساری ہونے سے روکتے ہیں وہ ذلیل اور رسوا ہو کر رہیں گے۔

آیت ۱۱

ہر انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے

یہ آیت انسان پر اللہ کے کامل اختیار کا نقشہ کھینچ رہی ہے۔ اللہ ہی نے انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا۔ پھر انسان کی نسل کو نطفہ کے ذریعہ سے آگے بڑھا رہا ہے۔ اللہ ہی ہے جو انسانوں کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کرتا ہے۔ کب خاتون کے وجود میں حمل ٹھہرتا ہے اور وہ کب بچہ کو جنم دیتی ہے، سب اللہ کے علم میں ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ کون سا انسان عمر کے کس مرحلے میں ہے اور اُس کی مہلتِ عمر ختم ہونے میں کتنا وقت باقی ہے۔ تمام انسانوں کے بارے میں مکمل علم رکھنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔

آیت ۱۲

دریا وسمندر اللہ کی نعمت وقدرت کے شاہکار

دریاؤں اور سمندروں کی صورت میں اللہ نے پانی کے دو سوتے جاری کر دیے ہیں۔ ایک کا ذائقہ میٹھا اور خوشگوار ہے۔ یہ پانی مخلوقات کی پیاس کی تسکین کرتا ہے اور کھیتوں اور باغات کو سیراب کرتا ہے۔ دوسرے کا ذائقہ نمکین اور کڑوا ہے جو ندی، نالوں اور دریاؤں سے آنے والے

پانی کی کثافتیں دور کرتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں اللہ نے مچھلیوں کی صورت میں انسانوں کے لیے انتہائی لذیذ اور صحت بخش گوشت وافر مقدار میں فراہم کر دیا ہے۔ سمندروں سے وہ موتی اور مونگے بھی نکلتے ہیں جن کو انسان اپنی زیب و زینت کا ذریعہ بناتا ہے۔ اِن سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے وہ کشتیاں چلتی ہیں جن کے ذریعہ بڑے پیمانہ پر تجارتی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳ تا ۱۴

خودساختہ معبودوں کی بے بسی

اِن آیات میں اللہ کے وسیع اختیار اور خودساختہ معبودوں کی درماندگی کا بیان ہے۔ کائنات کا پورا نظام اللہ ہی کے حکم سے چل رہا ہے۔ رات اور دن کا الٹ پھیر اور سورج و چاند کی گردش اللہ ہی کے اذن سے جاری ہے۔ تمام مخلوقات کا رب اللہ ہے اور ہر شے پر اُسی کی بادشاہت و اختیار قائم ہے۔ اللہ کے سوا جن خودساختہ معبودوں کو پکارا جا رہا ہے وہ تو ایک کھجور کی گٹھلی سے لپٹی ہوئی جھلی کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر اُنہیں پکارا جائے تو وہ نہیں سنتے، سن بھی لیں تو حاجت روائی نہیں کر سکتے۔ روزِ قیامت وہ مشرکین کے باطل عقائد اور جرائم سے اعلان برأت کر کے اُن کی حسرت میں اضافہ کریں گے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں حقائق سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ ہم حق کی پیروی کر کے برے انجام سے بچ جائیں اور ہمیشہ ہمیش کی راحتیں حاصل کر لیں۔

آیات ۱۵ تا ۱۸

اللہ غنی اور ہم فقیر ہیں

یہ آیات بندوں کو اُن کی اوقات سے آگاہ کر رہی ہیں۔ تمام انسان اللہ کی عنایات کے محتاج اور اُس کے در کے فقیر ہیں جبکہ اللہ تمام مخلوقات سے غنی ہے۔ کائنات میں اُس کی حمد و ثناء جاری و ساری ہے۔ وہ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کر دے اور اُس کی جگہ کسی اور کو دنیا کی نعمتوں کا امین بنا دے۔ روزِ قیامت ہر انسان اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا۔ اُس روز کسی گناہگار کے گناہوں کا بوجھ کوئی نہ اٹھا سکے گا۔ کوئی قریبی رشتہ دار بھی گناہ

گار کی مدد کے لیے تیار نہ ہوگا۔ اِن حقائق کا علم اُسی انسان پر اثر ڈالتا ہے جس کا ضمیر زندہ ہو۔ جو اللہ سے ڈرنے والا اور نماز کے ذریعہ اُس کی بارگاہ میں جھکنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایات بلاشبہ انسان ہی کی بھلائی کے لیے ہیں۔ ہر انسان کو اللہ کے سامنے جوابدہی کے لیے حاضر ہونا ہے۔ خیر اِسی میں ہے کہ انسان اُس جوابدہی کی تیاری کے لیے اللہ کی فرمانبرداری کی راہ اختیار کرے۔

آیات ۱۹ تا ۲۶

بے ضمیر انسان درحقیقت اندھا اور بہرہ ہے

اِن آیات میں بے ضمیر انسانوں کی محرومی پر افسوس کا مضمون ہے۔ ایک بے ضمیر انسان اور ایک خوف خدا رکھنے والا انسان، اِسی طرح برابر نہیں ہو سکتے جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہوتا، اندھیرے اور روشنی یکساں نہیں ہوتے، سایہ اور دھوپ ایک جیسے نہیں ہوتے اور زندہ اور مردہ مساوی نہیں ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ ایک بے ضمیر انسان کو نہیں جھنجھوڑ سکتے کیوں کہ وہ بحیثیت انسان مردہ اور بحیثیت حیوان زندہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ اُنہیں ترغیب دے سکتے ہیں یا عذابِ الٰہی سے ڈرا سکتے ہیں لیکن اُنہیں زبردستی سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے۔ اگر آج آپ ﷺ کی سیدھی سادھی اور دل میں اترنے والی باتوں کو جھٹلایا جا رہا ہے تو ماضی میں رسولوں کے ساتھ یہی کچھ ہوا ہے۔ رسول واضح دلائل پیش کرتے رہے لیکن قومیں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتی رہیں۔ آخر کار اللہ نے اِن قوموں کو برباد کر دیا۔ آج زمین پر بسنے والوں کے لیے فلاح کی راہ یہ ہے کہ سابقہ قوموں کے انجام سے سبق حاصل کریں اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

آیات ۲۷ تا ۲۸

اللہ کی قدرت کا حسین کرشمہ......کائنات کی رنگارنگی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے اِس کائنات کو مختلف رنگوں سے سجا کر رونق بخشی ہے۔

اِس اعتبار سے تین مثالیں دی گئی ہیں:

i- اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور اُس کے ذریعہ سے ایسے میوے اور پھل پیدا کیے جن کے رنگ مختلف ہیں۔

ii- اللہ نے بڑے بڑے پہاڑ بنائے جن کے رنگ طرح طرح کے ہیں۔ کسی پر سیاہ اور سفید دھاریاں ہیں، کوئی بالکل سرخ رنگ کے ہیں اور بعض کالے سیاہ ہیں۔

iii- انسانوں اور دیگر جانداروں کے رنگ بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔

استاد ذوق نے کیا خوب کہا ہے ؎

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن
اے ذوق اِس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

جو سعادت مند علمِ حقیقت رکھتے ہیں وہ اللہ کی قدرتوں کا احساس کرتے ہوئے لرزاں وترساں رہتے ہیں۔ گویا اللہ سے ڈرنا علماءِ حق کی صفت ہے۔ اللہ سے ڈرنا اِس لیے ضروری ہے کہ نفع ونقصان کل اُس کے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہے نفع روک لے اور ضرر لاحق کر دے۔ گناہ گاروں کو بخشنے والا بھی ہے لیکن ایسا زبردست بھی ہے کہ جس خطا پر چاہے پکڑ بھی کر سکتا ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

ایسی تجارت جس میں نقصان ہے ہی نہیں

ہر انسان نفع بخش تجارت کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اِن آیات میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ پیروی کی نیت سے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز کے ذریعہ مسلسل اللہ کو یاد رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ظاہر وپوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں، وہ درحقیقت ایک ایسی تجارت میں مال وجان کھپا رہے ہیں جس میں نقصان ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف اُنہیں اُن کی قربانیوں کا بھرپور صلہ عطا فرمائے گا بلکہ اپنے خزانۂ قدرت سے مزید بھی نوازے گا۔ بلاشبہ اللہ ہے ہی بہت بخشنے والا اور بہترین قدردان۔

آیات ۳۱ تا ۳۲

قرآنِ حکیم کے حوالے سے تین کردار

اللہ تعالیٰ اِن آیات میں اعلان فرمارہا ہے کہ قرآن حکیم ہی وہ واحد کتاب ہے جو مکمل طور پر حق ہے۔ اللہ نے لوگوں کو چن لیا ہے اور اُنہیں قرآن حکیم پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔ البتہ اِن لوگوں میں تین کردار ہیں:

i- وہ لوگ جو قرآنِ حکیم کی تعلیمات پر عمل سے اعراض کررہے ہیں۔ یہ بدنصیب اپنی ہی جانوں پر ظلم کررہے ہیں۔

ii- ایسے لوگ جن کا معاملہ میانہ روی کا ہے۔ وہ قرآن کی تعلیمات کے مطابق فرائض ادا کر رہے ہیں اور حرام سے اجتناب کررہے ہیں۔

iii- ایسے باہمت لوگ جو قرآنِ حکیم کے احکامات پر عمل میں عزیمت کی راہ اختیار کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ وہ نیکیوں میں سبقت لے جانے اور اللہ کی راہ میں سب کچھ پیش کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ بلاشبہ یہ طرزِ عمل اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ ہم سب کو اپنی توفیق سے تیسرا طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۳ تا ۳۵

نیکیوں میں سبقت کرنے والوں کا انعام

جو باسعادت لوگ بھلائیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ اُنہیں جنت کے حسین باغات عطا فرمائے گا۔ اِن باغات میں اُن کی عزت افزائی سونے کے کنگن اور شاندار موتیوں کے ہار پہنا کر کی جائے گی۔ اُنہیں ریشم کے نفیس لباس پہنائے جائیں گے۔ وہ جذباتِ شکر کے ساتھ پکار اُٹھیں گے کہ کل شکر اللہ کا ہے جس نے ہمیں ہر دکھ اور غم سے نجات عطا فرمادی۔ ہمیں اپنے فضل سے ایسا گھر ہمیشہ کے لیے عطا کردیا جہاں نہ بھوک وافلاس کا اندیشہ ہے اور نہ ہی کوئی مشقت دیکھنی پڑتی ہے۔ بلاشبہ ہمارا رب بہت ہی درگزر کرنے والا اور نیکیوں کا انتہائی قدردان ہے۔ اللہ ہمیں بھی اپنی یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۳۷

نافرمانوں کا حسرتناک انجام

جو بدنصیب اللہ کے کلام کی ناقدری کر کے من چاہی زندگی بسر کرتے ہیں، اُن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ وہاں اُنہیں ہمیشہ ہمیش شدت کی آگ میں جلنا ہے۔ نہ آگ کی شدت میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی موت آ کر اُنہیں عذاب سے آزاد کرے گی۔ وہ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے درخواست کریں گے کہ ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دے تاکہ اپنی بے عملیوں کی تلافی کرسکیں۔ جواب میں ارشاد ہوگا کہ میں نے تمہیں دنیا میں اتنی عمر دی تھی کہ تم اپنی اصلاح کر سکتے تھے۔ تمہارے پاس خبردار کرنے والے بھی آئے تھے لیکن تم نے اُن کی دعوت کو نظرانداز کردیا۔ اب اپنے کیے کا مزا چکھو۔ اب کوئی تمہارا مددگار نہیں آئے گا۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ...... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۳۹

گھاٹے کا سودا مت کرو

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ کائنات کا خالق اللہ اپنی اِس کائنات کے ہر راز سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسانوں کے سینوں میں کیا ارادے اور راز پوشیدہ ہیں۔ اُسی نے کائنات میں انسانوں کو خلافت یعنی عارضی اختیار دیا ہے۔ ایسے لوگ بدبخت ہیں جو اللہ کے دیے ہوئے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اِس طرزِ عمل سے وہ اللہ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں اور درحقیقت اپنے لیے ہی گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔

آیات ۴۰ تا ۴۱

خودساختہ معبودوں نے کیا تخلیق کیا ہے؟

یہ آیات شرک کرنے والوں کو للکار کر پوچھ رہی ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا کیا جواز ہے؟ اللہ نے تو اتنی بڑی کائنات بنائی ہے بتاؤ تمہارے معبودوں نے زمین یا آسمان میں کیا شے تخلیق کی ہے؟ کیا نظامِ کائنات چلانے میں اُن کا کوئی کردار ہے؟ کیا اللہ نے کسی

کتاب میں بتایا ہے کہ میرے ساتھ کچھ اور معبود بھی شراکت دار ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ شرک کا جرم بے بنیاد اور جھوٹ کا مظہر ہے۔شرک کی پٹیاں پڑھانے والے، لوگوں کو شفاعتِ باطلہ اور مشکل کشائی کے سبز باغ دکھا کر دھوکا دے رہے ہیں۔ اُن کے اس جرم پر آسمان پھٹ پڑنے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو ہے۔ یہ اللہ کی رحمت اور تحمل ہے کہ اُس نے زمین و آسمان کو تھاما ہوا ہے اور شرک کرنے والوں کو توبہ کرنے کی مہلت دے رہا ہے۔

آیات ۴۲ تا ۴۳

مشرکینِ مکہ کی محرومی

یہ آیات مشرکینِ مکہ کی محرومی کا ذکر کر رہی ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی رسول آیا تو ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا سا طرزِ عمل اختیار نہیں کریں گے بلکہ پاکیزہ کردار کی اعلیٰ مثال پیش کریں گے۔ البتہ جب اُن کے پاس اللہ کے رسول ﷺ آ گئے تو اُن کی سرکشی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ تکبر کی آخری حدوں کو پہنچ رہے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کر رہے ہیں۔ وہ جان لیں کہ اِن سازشوں کا نقصان اُن ہی کو ہوگا۔ ماضی میں بھی سرکش قوموں کا برا انجام ہوا۔ یہ ہی اللہ کا دستور ہے جو نہ بدل سکتا ہے اور نہ ہی ٹل سکتا ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۵

اللہ کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا

اللہ تعالیٰ اِن آیات میں نافرمانوں کو خبردار کر رہا ہے کہ وہ سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ وہ قومیں جسمانی قوت، مال و اسباب اور علم و ہنر میں کہیں آگے تھیں۔ اُنہیں اپنی شان و شوکت پر ناز تھا۔ البتہ جب اللہ کی پکڑ آئی تو پناہ کا کوئی ٹھکانہ نہ ملا۔ بلاشبہ اللہ کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ وہ انسانوں کو اُن کے جرائم کی فوری سزا نہیں دیتا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا، انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے۔ وہ گناہوں پر فوری پکڑ کے بجائے مہلت دیتا ہے۔ البتہ جب مہلت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اللہ بندوں کو دیکھ لیتا ہے یعنی اُنہیں اُن کے جرم کی سزا دے دیتا ہے۔ اللہ ہمیں نافرمانیوں کی روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

سورۂ یاسین

قرآنِ حکیم کا دل

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک مبارک ارشاد میں اس سورۂ مبارکہ کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا:

وَیٰس قَلْبُ الْقُرْاٰنِ لَا یَقْرَؤُھَا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ وَاقْرَءُ وْھَا عَلٰی مَوْتَاکُمْ (مسندِ احمد)

''اور سورۂ یاسین قرآن کا دل ہے۔ جو شخص اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کے لیے اِس کی تلاوت کرتا ہے اُس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اِسے اپنے مرنے والوں پر پڑھا کرو''۔

جس طرح دل کی دھڑکن سے انسان کے جسم میں خون گردش کرتا ہے اِسی طرح اِس سورۂ مبارکہ کے مضامین کا زورِ بیان انسان کی روح میں حرکت اور جذبۂ عمل میں جوش پیدا کرتا ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۳۲ ایمان بالرسالت
- آیات ۳۳ تا ۵۰ توحیدِ باری تعالیٰ
- آیات ۵۱ تا ۸۳ ایمان بالآخرت

آیات ۱ تا ۶

حکمت بھرا قرآن آپ ﷺ کی رسالت پر گواہ ہے

قرآنِ حکیم ایسا حکمت بھرا کلام ہے جس کی نظیر پیش کرنا کسی انسان کے لیے ممکن ہی نہیں۔ آپ ﷺ کی زبان سے اِس عظیم کلام کا جاری ہونا واضح ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور بالکل سیدھی راہ پر ہیں۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اِس لیے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ ایک ایسی قوم کو بنفسِ نفیس آخرت کے حساب کتاب کے حوالے سے خبردار کر دیں جس کے پاس حضرت اسماعیلؑ کے بعد ڈھائی ہزار برس سے کوئی رسول نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قوم غافل ہے اور اُسے غفلت سے نکالنا ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ اِس رحمت کا ظہور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی صورت میں واقع ہوا ہے۔

آیات ۷ تا ۱۰

مشرکینِ مکہ ایمان نہیں لائیں گے

اِن آیات میں اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ارشاد فرمایا ہے۔اطمینان دلایا گیا کہ آپ ﷺ بڑی دل سوزی سے مکہ والوں تک اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں لیکن اُن میں سے اکثر ایمان نہیں لائیں گے۔وہ تکبر کی اُس آخری حد کو پہنچ گئے ہیں جس کی وجہ سے اُن کے سر ایسے اکڑ گئے ہیں کہ اب جھکنے کا امکان ہی نہیں۔نہ وہ ماضی کی عبرتناک داستانوں سے سبق لے رہے ہیں اور نہ ہی اپنے سامنے قدرت کی بے شمار نشانیوں سے یاددہانی حاصل کر رہے ہیں۔آپ ﷺ اُنہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں وہ ماننے والے نہیں۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم ونازک بے اثر

آیات ۱۱ تا ۱۲

ہدایت کیسے ملتی ہے؟

یہ آیات ایک اہم حقیقت سے آگاہ کر رہی ہیں۔اللہ کی آیات سے ہدایت وہی حاصل کرے گا جس کی نیت میں حق کی پیروی ہو۔ایسے لوگوں کے دل اللہ کے خوف سے لرزتے ہیں اور حق سامنے آتے ہی نہ صرف اُسے قبول کرتے ہیں بلکہ اُسے جاری وساری کرنے کے لیے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ایسے لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور عزت واکرام والا اجر بھی۔اللہ ہی کے ہاتھ میں جملہ مخلوق کی زندگی اور موت ہے۔ایک انسان کیا عمل آگے بھیج رہا ہے اور عمل کے کیسے اثرات دنیا میں چھوڑ رہا ہے،سب اللہ کے علم میں ہے۔روزِ قیامت ہر انسان کا معاملہ اللہ کے اِسی علم کی بنیاد پر ہوگا۔

آیات ۱۳ تا ۱۹

ماضی کی سبق آموز داستان

اللہ نے ایک بستی میں دو رسول ؑ بھیجے۔بستی والوں نے اُن کی دعوت کو جھٹلایا تو اللہ نے مدد کے لیے ایک اور رسول ؑ بھیج دیا۔قوموں نے رسولوں ؑ کی رسالت کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم سب

ہماری طرح کے انسان ہو اور اللہ کسی انسان پر اپنا کلام نازل نہیں کرتا۔تم لوگ رسالت کے جھوٹے دعوے کر رہے ہو۔ رسولوں ؑ نے اُنہیں یقین دلایا کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔ البتہ ہماری ذمہ داری تم سے حق کو قبول کروانا نہیں بلکہ تم تک صاف صاف حق پہنچا دینا ہے۔ قوموں نے گستاخی کی کہ تمہاری آمد کے بعد ہم پر مصائب آ رہے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سخت سزا دیں گے یا پتھر مار مار کر سنگسار کر دیں گے۔ رسولوں نے جواب دیا کہ تم پر مصائب تمہارے گناہوں کی وجہ سے آ رہے ہیں۔تم محض اِس لیے ہماری مخالفت کر رہے ہو کہ ہم نے تمہارے عقائد واعمال کی خرابی کو واضح کر کے تمہیں اصلاح کی دعوت دی ہے۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

ایک مردِ مومن کا اعلانِ حق

رسولوں کی دعوت کے جواب میں بستی والے گستاخیوں اور دشمنی کی انتہا کو پہنچ گئے اور قریب تھا کہ وہ رسولوں کے خلاف کوئی مجرمانہ قدم اُٹھانے کی کوشش کرتے۔ ایسے میں بستی والوں میں سے ایک مردِ مومن بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آیا۔اُس نے قوم کو یاد دلایا کہ اللہ کے رسول ایسے پاکباز بندے ہیں جو تم سے کوئی نذرانہ یا بدلہ نہیں مانگ رہے۔ اُن کے سیرت وکردار میں کوئی قول وفعل کا تضاد نہیں۔حق پرستی کا تقاضا ہے کہ ہم اِن کی پیروی کریں۔ اُن کی پیروی کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس ذات کی بندگی کریں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جس کی بارگاہ میں ہمیں روزِ قیامت پیش ہونا ہے۔ کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبودوں کی پوجا کریں جو کسی مشکل میں ہمارے کچھ بھی کام نہ آسکیں۔ ایسے معبودوں کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا پرلے درجے کی گمراہی ہے۔تم سب سن لو اور گواہ رہنا کہ میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہوں جو تم سب کا حقیقی مالک اور پروردگار ہے۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

شہید براہِ راست جنت میں جاتا ہے

بدنصیب بستی والوں نے مردِ حق کو شہید کر دیا۔ اللہ نے فوری طور پر اُس بندہ کو جنت میں عزت

والا مقام عطا فرما دیا۔ بندہ نے حسرت سے کہا کہ کاش میری قوم جان لیتی کہ اللہ نے حق کی پیروی کا کیا انعام دیا ہے۔ میرے گناہ معاف فرما دیے ہیں اور جنت میں میرا اعزاز واکرام فرمایا ہے۔ اللہ ہم سب کو بھی شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین!

بستی والوں کو اللہ نے اُن کے مجرمانہ فعل کی سزا دی۔ اللہ کو کسی قوم کے خلاف اقدام کے لیے نہ کوئی تیاری کرنی پڑتی ہے اور نہ لشکر بھیجنا پڑتا ہے۔ بس ایک زوردار دھماکے سے پوری بستی کو ملیامیٹ کر دیا گیا۔ وہی لوگ جو کچھ دیر پہلے مخالفت کی آگ میں جلتے ہوئے جوش وخروش دکھا رہے تھے، اب جلی ہوئی راکھ کی طرح بجھ کر خاموش ہو گئے۔

آیات ۳۰ تا ۳۲

افسوس ہے انسانوں کی اکثریت پر

اِن آیات میں ہلاک ہونے والی قوموں کی روش پر افسوس کیا جا رہا ہے۔ اِن قوموں نے اللہ کے رسولوں کا مذاق اڑایا اور اُن کی دعوت کو تکبر سے جھٹلا دیا۔ کاش وہ ماضی میں تباہ ہونے والی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کرتے۔ پھر معاملہ صرف دنیا کے عذاب تک محدود نہیں، اُن سب کو روزِ قیامت اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ وہاں اُن کے حق میں ایک ایسے عذاب کا فیصلہ ہوگا جو نہ صرف زیادہ شدید ہوگا بلکہ دائمی ہوگا۔ اللہ ہم سب کو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

ارشادِ نبوی ﷺ

”بلا شبہ ایک خاتون چھپانے کے لائق ہے۔ جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اُس کو تاکتا ہے اور وہ اپنے رب کی رحمت کے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصّہ میں ہوتی ہے“۔

(ترمذی)

خواتین کے لیے بشارتیں

حضرت اسماء بنت یزید انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کیا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ!) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ مجھے خواتین کی ایک جماعت نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اور جان لیجئے میری جان آپ ﷺ کے ناموس کی حفاظت کے لئے فدا ہے۔ بے شک مشرق و مغرب کی جن خواتین کی بات آپ ﷺ مجھ سے سنیں گے وہ وہی رائے رکھتی ہیں جو میں گزارش کر رہی ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور اُس معبود پر بھی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا۔ ہم خواتین کا حال یہ ہے کہ ہم پردوں کے اندر بند رہنے والی اور گھروں میں رکنے اور بیٹھنے والی ہیں۔ ہم مردوں کی خواہشات پوری کرنے والی اور اُن کے بچوں کا بار اُٹھانے والی ہیں۔ اے مردوں کی جماعت! تم ہم سے سبقت لے گئے جمعہ و جماعت، مریضوں کی عیادت، جنازوں میں حاضری، حج کے بعد حج کرنے اور اِن سب میں بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے۔ جب تم میں سے کوئی مرد گھر سے نکلتا ہے حج یا عمرے یا جنگ کے لئے تو ہم حفاظت کرتی ہیں تمہارے مالوں کی اور تیار کرتی ہیں تمہارے لباس اور سنبھالتی ہیں تمہارے بچوں کو۔ تو کیا اجر میں ہمیں بھی آپ مردوں کے ساتھ حصہ ملے گا اے اللہ کے رسول ﷺ؟ نبی اکرم ﷺ اپنے پورے رُخِ انور کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اِن سے زیادہ بھی کسی خاتون کی عمدہ تقریر سنی ہے جس نے اپنے دین کی بابت سوال کیا ہو؟'' تمام صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارا گمان نہیں تھا ایک خاتون اِس درجہ تک ہدایت پاسکتی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ حضرت اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے اسماءؓ! میری مدد کرو اور جن خواتین نے تم کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے اُن کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہارا اچھی طرح اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنا، اُس کو خوش رکھنا اور اُس کے ساتھ سازگاری کی فضا قائم رکھنا، مردوں کے اِن سارے کاموں کے برابر ہے جو تم نے بیان کئے ہیں''۔ حضرت اسماءؓ اللہ کا ذکر اور کبیر کرتی ہوئی خوشی خوشی واپس چلی گئیں''۔ (بیہقی)

چہرے کا پردہ اور حیاء

''ایک خاتون جن کا نام ام خلادؓ تھا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا جو قتل ہو چکا تھا انجام دریافت کرنے آئیں اور وہ نقاب پہنے ہوئے تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابیؓ نے ان کی اس استقامت پر تعجب کرتے ہوئے کہا کہ نقاب پہن کر آپ بیٹے کا حال دریافت کرنے آئی ہیں۔ انہوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میرا بیٹا مرا ہے میری حیا نہیں مری ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو تسلی دی کہ تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اُس کو اہلِ کتاب نے قتل کیا ہے''۔

(ابوداؤد)

ابلیس کا سب سے پسندیدہ فعل

’’بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ اُن میں سے ابلیس کے نزدیک سب سے زیادہ منزلت و مرتبہ کے اعتبار سے وہ قریب ہوتا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ برپا کیا ہوتا ہے۔ اُن میں سے ہر ایک آ کر اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا، ابلیس رپورٹ سن کر تبصرہ کرتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک اور آتا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے جب تک میاں بیوی میں جدائی نہیں ڈال دی اُن کا پیچھا نہیں چھوڑا، اِسے ابلیس اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے تو خوب کام کر کے آیا ہے‘‘۔

(مسلم)